جناب الحاج حبیب الرحمٰن صاحب نوشہرہ

سفرِ حج کے تاثرات اور مشاہدات

مجھے اللہ پاک نے سفرِ حج بیت اللہ کی سعادت سے نوازا میری خوش قسمتی تھی کہ کراچی ایئر پورٹ میں سعودی ایئر لائن سے میں شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق نوراللہ مرقدہٗ کا سیٹ بائی سیٹ ہمسفر ہوگیا۔

ذکر میں استغراق اور ذکر کی تلقین

جہاز کی پرواز کے دوران حضرت شیخ الحدیث ذکر ہی میں مشغول رہے استغراق کی کیفیت تھی مجھے بھی باربار ذکر کی تلقین فرماتے، جہاز میں حضرتؒ کی تمام تر توجہ اور ترغیب ذکر پر تھی اور عملی طور پر اسی میں مشغول تھے۔

نظافت اور سنت کا اہتمام

جدہ میں حج کیمپ میں جانا ہوا آخری عشرہ تھا لوگوں کا بے حد ہجوم تھا حضرت شیخ الحدیثؒ نے فرمایا کھانا نہیں کھایا۔ چنانچہ ہم لوگ ایک ہوٹل میں گئے وہاں چھری کانٹے کا انتظام تھا حضرتؒ نے دیکھا تو ارشاد فرمایا۔ یہاں کا نظام خلاف سنت ہے۔ انکار کردیا۔ ایک اور ہوٹل میں گئے دہاں چھری کانٹا تو نہ تھا مگر صفائی کا خاصا انتظام نہ تھا۔ مٹکے دیکھ کر حضرت کا جی بھر گیا۔ دہاں بھی کھانا نہ کھایا پھر دوسرے ہوٹلوں میں صحیح انتظام نہ تھا۔ ہم لوگ کھانا کھائے بغیر واپس آگئے۔

میں نے عرض کیا! حضرت! پی آئی اے والوں نے جو راستے میں ڈبے دیئے تھے۔ ان میں سے ایک ڈبہ میرے پاس رہ گیا ہے، ارشاد فرمایا۔ ہاں! ان کا نظام درست تھا چیز بھی صاف ستھری تھی خلاف سنت کا ارتکاب نہیں ہوتا چنانچہ میں نے وہ ڈبہ پیش کردیا اور اس پر اکتفاء کیا گیا۔

آواز اونچی نہ ہونے پائے

لوگوں کا بے حد ہجوم تھا ٹرانسپورٹ کا مسئلہ بڑا کٹھن تھا حضرت شیخ الحدیث نے مجھے حکم فرمایا ساتھیوں کے لئے ٹرانسپورٹ کا انتظام کردیں۔ میں جب اس سلسلہ میں آگے بڑھا تو یہ کام آسان نہ تھا، کار سوار د، بڑی پریشانی ہوئی اتفاقاً ایک عرب نوجوان سے انگریزی میں بات ہوئی میں نے عرض کیا میرے ساتھ ضعیف ساتھی ہیں مکہ مکرمہ تک ان کے پہنچانے کا انتظام کردیں۔ انہوں نے میری بات سمجھ لی اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ حضرتؒ کی دعا و توجہ کی برکت اور کرامت تھی کہ انہوں نے بس تیار دے دیا اور تاکید کردی کہ سامان اس گاڑی میں پہنچا دو اور ساتھیوں کو بٹھا دو۔ میں طبعاً تیز واقع ہوا ہوں اور پھر ایسے ہجوم میں جب کچھ نکلنے کا راستہ بھی مل جائے تو طبعاً طبیعت میں تیزی کا آنا بھی تو فطری بات ہے میں ساتھیوں کے پاس آیا اور جوش مسرت سے اونچی آواز سے کہنے لگا۔ جلدی کرو اور سامان سمیٹو اور فلاں جگہ پر پہنچاؤ ——— اور ایسے مواقع پر منتظمین یا خدام یا ذمہ دار ساتھیوں کو ایسا کرنا ہی پڑتا ہے۔ مگر میں نے دیکھا کہ حضرت شیخ الحدیثؒ نے مجھے اشارہ سے بلایا اور بڑے نرم اور محبت بھرے لہجے میں ارشاد فرمایا۔

"یہ سفر بڑا مبارک اور مقدس سفر ہے یہ مقام بھی مقدس ہے یہ فضا بھی مقدس ہے اتنی اونچی آواز سے بات نہیں کرنی چاہیئے۔

بس حضرت کا یہ ارشاد میرے لئے کافی تھا، الحمدللہ کہ اس کے بعد کسی بھی جگہ پر میں آپے سے باہر نہ ہوسکا تمام سفر میں میری آواز نیچی اور بات کرنے کا لہجہ پست رہا۔ الحمدللہ علیٰ ذالک

جب خانہ کعبہ پر پہلی نظر پڑی

میری خوش نصیبی تھی کہ جدہ سے مکۃ المکرمہ کے سفر کے لئے بھی حضرت شیخ الحدیثؒ کے ساتھ مجھے سیٹ بائی سیٹ بیٹھنے کی سعادت حاصل رہی اس سفر میں بھی حضرت پر ذکر کی والہانہ کیفیت طاری تھی ہمیں بھی ذکر کی تلقین فرماتے تھے یہ زمانہ تھا جب مکۃ المکرمہ میں اس قدر بلڈنگیں اور تعمیرات اور اونچے محلات نہیں بنے تھے ابھی کافی فاصلہ باقی تھا کہ ہماری نظر مسجد الحرام کے میناروں پر پڑی حضرت شیخ الحدیثؒ کی جب پہلی نظر مسجد الحرام کے میناروں پر پڑی اور بعد میں جب خانہ کعبہ دیکھا تو وہ عجیب کیفیت تھی والہانہ انداز تھا۔ حضرتؒ کی وہ کیفیت نہ تو الفاظ میں آنے کی ہے نہ بیان کرنے کی۔ پھر میں نے جب حضرت کو دیکھا تو اپنی حالت بھی غیر ہوگئی بہر حال عشق و محبت اور والہیت کا میں نے جو منظر حضرتؒ کا اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے وہ بس کس بھی، الفاظ اور احاطہ تحریر میں نہیں لاسکتا۔

یہ میٹھی ہوائیں یہ مبارک فضائیں

مدینہ منورہ کے لئے جب ہم روانہ ہوئے تو پھر وہی جوش وہی عشق وہی والہیت اور عجیب کیفیت۔ ۸ روز قیام رہا حضرتؒ مدینہ منورہ میں بس خاموش ہی رہتے زیادہ تر خاموشی اور ذکر میں گزرتا، باتیں کم کرتے نظر عموماً گنبد خضراء پر رہتی۔ حسرت و ارمان اور محبت سے اسے دیکھتے رہتے مکۃ المکرمہ یا مدینہ منورہ میں گاہے گاہے ارشاد فرمایا، یہ میٹھی میٹھی ہوائیں یہ مبارک، مبارک فضائیں، یہ عظمتیں اور کہاں ہم گنہگار، فرماتے۔ ہمیں اس کی قدر کرنی چاہیئے خدا جانے پھر زندگی میں نصیب بھی ہوتے ہیں یا نہیں ——— مدینہ منورہ میں اگر کوئی بات کی تو یہی، مکہ معظمہ میں بھی اگر گفتگو ہوئی تو اس موضوع پر اور مختصر سی ——— باقی نہ دنیا کا ذکر، نہ اہل دنیا کا۔